لعابِ دہنِ مصطفیٰ



مولانا سراج القادری بہرائچی

غازی کتاب گھر، گنگول بازار ضلع بہرائچ

۷۸۶/۹۲

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

لُعابِ دِہن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جدید ایڈیشن

مع اضافہ

مولانا سراج القادری بہرائچی

خطیب وامام مسافر خانہ مسجد پاکموڈیہ اسٹریٹ بوہری محلہ ممبئی۔۳

(0) 9870742302/ 9699779363

ناشر

غازی کتاب گھر

صابرو یتیم خانہ جامعہ سرکار اعلیٰ حضرت

گنگول بازار ضلع بہرائچ شریف یوپی

نام کتاب : لُعابِ دہن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب: مولانا سراج القادری بہرائچی

سن اشاعت باراول: ۲۰۰۸ء / ۱۴۲۹ھ

سن اشاعت باردوم: ۲۰۱۱ء/۱۴۳۲ھ

تعداد: گیارہ سو

ھدیہ:

ملنے کے پتے

نیوسلور بک ایجنسی، محمد علی روڈ، ممبئی	ناز بک ڈپو، محمد علی روڈ ممبئی
اقراء بک ڈپو، محمد علی روڈ ممبئی	بک سٹی، محمد علی روڈ ممبئی
مکتبہ قادریہ، مسجد قرطبہ جوگیشوری ویسٹ	کتب خانہ امجدیہ، دہلی
لطیفیہ بک ڈپو، ناگپور	رحیمیہ بک ڈپو، کلکتہ
نیر بک سیلر، الہ آباد	منصور بک سیلر، درگاہ شریف بہرائچ
غازی بک ڈپو، درگاہ روڈ بخشی پورہ، بہرائچ	جمیل بک ڈپو، گھنٹہ گھر بہرائچ
فلاحی بک ڈپو، وارانسی	نسیم بک ڈپو، وارانسی
حنیف بک ڈپو، ناگپور	تاج بک ڈپو، ناگپور
تاج الشریعہ کتاب گھر اورنگ آباد	شریفی کتاب گھر چمبور

شرف انتساب

جب دھرتی بے نور تھی ، انسانیت سسک رہی تھی ، آدمیت دم توڑ رہی تھی ، خود تراشیدہ بتوں کی عبادت کی جا رہی تھی ۔ ظلم و غارت گری انسان کی بے بسی پر ہنس رہی تھی ، نہ درد کی دوا تھی ، نہ کوئی درماں تھا ، انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔

ویران دھرتی اور بنجر زمین پر کسی ایسے ہادی کا انتظار تھا ، جس کی آمد سے شبِ تیرہ کا دامن چاک ہو ، جور و جفا و ظلم کا خاتمہ ہو ، اہل دنیا کی تقدیر کا ستارہ درخشاں ہو ، چنانچہ مظلوم انسانوں کی آہ و زاری اور دعا سے رحمت خداوندی جوش میں آئی سرزمین مکہ سے وہ آفتاب طلوع ہوا ، جس کی شعاؤں سے مشرق و مغرب کا گوشہ گوشہ بقعۂ نور بن گیا ، سرزمین عرب ہی نہیں گلستانِ عالم میں بہار آئی ۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اسی نائب پروردگار عالم ، ہم غلاموں کے غم گسار رحمۃ للعلمین راحت العاشقین محبوب العارفین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ ناز میں ابرِ جود و سخا کے چند چھینٹوں کی امید لئے حاضر ہوں ۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سگِ بارگاہِ رضا
سراج القادری بہرائچی

نقش زریں

خداوند قدوس جب کسی ہادی کا انتخاب فرماتا ہے تو اس کو ہر لوجہت سے ممتاز فرماتا ہے۔ اس کی ذات کو تمام خوبیوں سے آراستہ فرماتا ہے۔ اسکا کردار، قول وفعل اسکی صداقت، امانت داری راست بازی ہی اس کے ہادی وقائد ہونے کی سب سے بڑی دلیل و نشانی ہوتی ہے۔ اچھی طبیعت اور پاکیزہ خصلت کے لوگ اسکی تقدیس، طہارت، روش، حق گوئی، اوصاف حمیدہ کو دیکھتے ہی اس کی دعوت حق کو قبول کر لیتے ہیں۔

لیکن بعض لوگ حقیقت آشکارہ ہونے کے باوجود اپنی چودھراہٹ باقی رکھنے کے لئے اسقدر متعصب ہوتے ہیں کہ دعوت حق کے سامنے سرخمیدہ ہونے کے بجائے ایک روشن حقیقت کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔

رحمت دو عالم ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل یہودیوں کے علماء ان کی آمد کی بشارت دیتے تھے آسمانی کتب کے حوالہ سے آپ کی تشریف آوری کے منتظر تھے لیکن آفتاب رسالت کی جب جلوہ گری ہوتی ہے تو مشرکین مکہ کے ساتھ ساتھ یہود ونصاریٰ بھی ذاتی، نسبی، لسانی خاندانی، علاقائی اغراض ومقاصد کی بنیاد پر دانائے غیوب مولائے کل نور مجسم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق ٹھکرا کر اپنی خباثت کا اظہار، نفرت، عداوت، مقاطعہ کے ذریعہ کرتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں جو علامات، نشانیاں، صفات عالیہ آسمانی کتب میں بیان ہوئی تھیں جس کی بنیاد پر بہت سے یہود ونصاریٰ داخل اسلام ہوئے۔ اسے اہل علم ظاہر نہیں کرتے۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ جن لوگوں سے پڑا تھا، اسلام دشمنی میں وہ اپنے پیشروؤں سے کم نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں اور رسولوں کو ایسی

قوت وطاقت عطا فرماتا ہے کہ قوم کے ہر مطالبے کو پورا کر دیتے ہیں۔ امور غیبیہ، پر مطلع ، بیماروں کو شفاء ، بے موسم بارش، مُردوں کو زندہ کرنا، پتھروں سے چشمے جاری کرنا، چٹان سے حاملہ اونٹنی کا نکلنا، عصا کا سانپ بن جانا غرضیکہ ایسے ایسے محیر العقول واقعات کا ظہور جسکی عظمت وسطوت کے سامنے گردنیں جھک جایا کرتی تھیں ایسی چیزوں کے ہی ظہور کو معجزہ کہتے ہیں۔ جو انبیاء و مرسلین کے لئے مخصوص رہا۔

عہد رسالت میں جب بھی کسی سخت دشواریوں سے واسطہ پڑتا تو اس وقت اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے فریاد کرتے ہیں زیر نظر رسالہ میں ہم نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کے معجزہ کو یکجا کرنے کی ادنیٰ کوشش کی ہے معتبر کتابوں کے حوالے سے ان واقعات کو پڑھئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا اندازہ لگایئے کہ رب قدیر نے آپ کے تھوک شریف کو کس قدر خیر و برکت، صحت وشفاء کا منبع بنایا تھا کہ کنویں میں ڈالدیں تو کھارا پانی میٹھا ہو جائے ، کھانے میں آجائے تو مختصر کھانے سے ہزاروں آدمی شکم سیر ہو جائیں، زخموں پر لگا دیا جائے تو زخم مندمل ہو جائے کیا کسی کے پاس لعاب دہن کا جواب ہے؟

ہرگز نہیں ہمارا تمہارا تھوک اگر کسی چیز میں مل جائے تو اسے جانور بھی کھانے کو تیار نہ ہوں گے مگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تھوک شریف کو ہاتھوں میں لیکر چہروں پر لگایا جائے یا جسم کے کسی حصے پر لگا دیا جائے تو عطر سے بڑھ کر اس جگہ سے خوشبو نکلنا شروع ہو جائے۔

جب سرکار کے لعاب دہن کا یہ عالم تھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پورے سراپا کا عالم کیا رہا ہوگا؟

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمانِ نقصِ جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

پروردگار عالم اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل میں ہم سب کو آخرت کی ابدی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین۔

گدائے کوچۂ مسعودِ غازی

سراج القادری بہرائچی

☆☆☆

نعت شریف

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں ما نگنے والا تیرا
دھا رے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تا رے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھر یرا تیرا
آسماں خوان زمین خوان زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منھ کیا دیکھیں
کون نظر وں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس د ن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اورلاڈلا بیٹا تیرا

☆☆☆

نعت شریف

از: محمد شرف عالم خاں اشرف القادری

سیتامڑھی (بہار)

خلد سے اعلیٰ بھی لذت تو چکھا دی جائے
قربِ روضہ ہمیں تھوڑی سی جگہ دی جائے

سارے دکھ درد کی پل میں ہی دوا ہو جائے
خاک روضہ کی اگر مجھ کو کھلا دی جائے

عمر بھر وہ نہیں چاہے گا کبھی مشکِ ختن
مرقدِ آقا کی بُو جس کو سونگھا دی جائے

دل سے جائے نہ کبھی عشقِ نبی ربّ کریم
گو میری جان بھی مٹی میں مِلا دی جائے

چھین لی جائے سبھی لذتِ دنیا ہم سے
لذّتِ عشقِ نبی ہم کو عطا کی جائے

میں یہ سمجھوں گا مجھے نعمتِ کونین ملی
یادِ آقا جو میرے دل میں بسا دی جائے

کب تلک روتے رہیں ہجرِ نبی میں یارب
کچھ مئے دیدِ نبی ہم کو پلا دی جائے

ہے تمنا یہی ہو جبکہ میری جان فنا
سامنے آقا ہوں اور روح نکالی جائے
جانِ اشرف نہ چلی جائے کہیں فرقت میں
اپنے بیمار کو فوراً ہی شفادی جائے

نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ طریقت علامہ سید شمس الضحیٰ گورکھپوری علیہ الرحمہ

نور ازل کی تابشیں کس جا نہیں کہاں نہیں
ہر شئی ہے ان کے نور سے جلوہ کہاں عیاں نہیں
رحمت کل کی وسعتیں گھیرے میں ہیں لئے ہوئے
رحمت ہر جہان ہیں ان کا کرم کہاں نہیں
جود و نوازش و کرم فیض نبی تو دیکھئے
قطب و ولی و غوث سے خالی کوئی زماں نہیں
ایسا کوئی ہوا نہیں ہوگا نہ اب جہان میں
جس کے چمن میں دوستو کانٹے نہیں خزاں نہیں
شہ کے کمال وحسن کی تعریف کیا بیان ہو
بے چشم ہے میری زبان چشم کو بھی زبان نہیں
شمس ومہ کا نور بھی آئینہ دار وصف ہے
فیض تجلیات میں کچھ قوت بیاں نہیں

نعت رسول اکرم ﷺ

ضیاء یزدانی بہرائچ شریف

شگفتہ کاش مرے دل کی بھی کلی ہوجائے
درِ رسول پہ میری بھی حاضری ہوجائے
جہنم اس کے لئے کیوں نہ دائمی ہوجائے
جسے رسول کے یاروں سے دشمنی ہوجائے
جسے بھی دعویٰ ہے اللہ کی محبت کا
تو اس کو چاہئے وہ تابع نبی ہوجائے
یہ شان صرف خدا وند ذو الجلال کی ہے
کہ کائنات میں جو چاہے بس وہی ہوجائے
الٰہی کلمۂ طیب ہو لب پہ اور درود
میری حیات کا جب وقت آخری ہوجائے
عمل ہو اپنا اگر اسوۂ نبی پر ضیاء
تو پھر یہ زندگی سچ مچ کی زندگی ہوجائے

دیکھئے پتھر کا دل کتنا حسیں تر ہوگیا

علامہ محمد سلیم اختر بلالی دربھنگہ (بہار)

آمنہ کا لاڈلا نبیوں کا سرور ہوگیا
آج اقصیٰ کی امامت سے یہ باور ہو گیا

ہر طرف ہے دھوم بابِ علم ہیں حضرت علی
ایک قطرہ ہے نبی کا جو سمندر ہوگیا

جس بھی کھانے میں دیا ہے آپ نے اپنا لُعاب
بالیقیں دنیا کے کھانوں سے وہ بہتر ہوگیا

نوعِ انساں کو دیا ہے آپ نے درسِ وفا
کفر کا خوگر جو تھا ایماں کا پیکر ہو گیا

ایک نظر بہرِ خدا جانِ حزیں پہ مصطفےٰ
کیجئے روشن بیہ عصیاں کا دفتر ہوگیا

آپ نے آکے زمانے کا بدل ڈالا مزاج
جنگ کا عادی یہ انساں امن پرور ہو گیا

اُن کی یادوں نے چمک بخشی ہے دل کو اس طرح
رفتہ رفتہ دل میرا ماہِ منور ہو گیا

کر لیا محفوظ اس نے نقشِ پائے مصطفےٰ
دیکھئے پتھر کا دل کتنا حسیں تر ہو گیا

حُبِّ احمد پر رضائے رب کا ہے دارو مدار
ہو گیا جو ان کا وہ محبوبِ داور ہو گیا

مِل گئی تجھ کو بلالی مل گئی راہِ نجات
نقشِ پائے مصطفےٰ جو تیرا رہبر ہو گیا

☆☆☆

جیسا جسے حضور نے چاہا بنا دیا

از: وصی سیتاپوری

ادنیٰ کو اِک نگاہ میں اعلیٰ بنا دیا
ذرّے کو آسمان کا تارا بنا دیا

بو جہل کم نگاہ نے سمجھا نہ آج تک
کیسے نبی نے چاند کو ٹکڑے بنا دیا

یہ ان کے اختیار کی ادنیٰ مثال ہے
جیسا جسے حضور نے چاہا بنا دیا

آقا کی بات چھوڑیئے ، ان کے غلام نے
اِک چشمِ التفات میں کیا کیا بنا دیا

جس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے
رب نے مرے حضور کو ایسا بنا دیا

کم ظرف نجدیوں کی یہ جرأت تو دیکھئے
مختارِ دوجہاں کو بھی خود سا بنا دیا

عقل و ہنر کی وسعتیں حیراں ہیں کس طرح
پتھر میں جان ڈال دی گویا بنا دیا

اُن کی نگاہِ فیض کا کیا پوچھنا وصیؔ
قطرے پہ پڑ گئی ہے تو دریا بنا دیا

☆☆☆

نعت مقدس

قمر مصطفوی شمس آبادی

جس کو دامانِ محمد مصطفےٰ ملتا نہیں
عمر بھر سجدے کرے اس کو خدا ملتا نہیں

جس کے دل میں اُن کی یادوں کا نہ ہو روشن چراغ
اس کا تو کونین میں جلتا دیا ملتا نہیں

نام احمد اور احد میں میم کا ہے امتیاز
میم کو کردو جُدا تو پھر جُدا ملتا نہیں

انبیاء یوں تو ہزاروں ہیں خدا کی بزم میں
جز محمد کے حبیب کبریا ملتا نہیں

رکھ لیا سینے میں پتھر نے نبی کا نقش پا
دل میں نجدی کے مگر نورِ خدا ملتا نہیں

دن میں وہ شمس الضحیٰ اور رات میں بدرالدجیٰ
نظم عالم میں تو ایسا مہ لقا ملتا نہیں

جن کی گردِ پا کو بھی نہ پاسکے روح الامیں
تیز رفتاری میں ان سا دوسرا ملتا نہیں

طالب و مطلوب کی قربت پہ صدقے جایئے
دو کمانوں کا بھی اس میں فاصلہ ملتا نہیں

زندگی کی تنگ گلیوں میں اُجالا کردیا
محسن انسانیت ساہمنوا ملتا نہیں

ختم ہے ان پر رُخِ انسانیت کی آب و تاب
صاف اور شفاف اتنا آئینہ ملتا نہیں

خلق ہو یا قبر ہو برزخ ہو یا محشر قمر
ان کے دشمن کو کہیں بھی آسرا ملتا نہیں

☆☆☆

نعت پاک

راز الہ آبادی

چاند میں دیکھو جمالِ مصطفیٰ
دیکھو سورج میں جلالِ مصطفیٰ

سب چمکتے ہیں انھیں کے نور سے
ہے ضیاءِ حق جمالِ مصطفیٰ

انجمن در انجمن درانجمن
مہکا ہے خیالِ مصطفیٰ

سر سے پاتک معجزہ ہی معجزہ
مِل نہیں سکتی مثالِ مصطفیٰ

چاند سورج یہ ستارے یہ فلک
سب کے سب ہیں پائمالِ مصطفیٰ

تم کو مل جائیں تمہاری مسجدیں
پہلے ان چاند ہلال مصطفیٰ

چاند دو ٹکڑے ہوا سورج پھرا
دیکھ اے دنیا کمال مصطفیٰ

آج بھی روشن ہیں تاروں کی طرح
عاشق و اصحاب و آل مصطفیٰ

جبکہ لازم ہے نمازوں میں درود
پھر نہ کیوں آئے خیال مصطفیٰ

قبر میں پہچاننا ہوگا انہیں
لیجئے مرجانا خیال مصطفیٰ

راز جب جبرئیل بھی سمجھے نہیں
کون سمجھے حال و قال مصطفیٰ

نعت شریف

صدیق ۔ جمال پور، الہٰ آباد

یاد پھر آیا جمالِ مصطفیٰ
سج گئی بزم خیالِ مصطفیٰ

ان کے جیسا کیا کوئی آیا یہاں
پیش کر دینا مثالِ مصطفیٰ

ہو گیا افضل فرشتوں سے بشر
اللہ اللہ یہ کمالِ مصطفیٰ

بک نہیں سکتے وہ دنیا میں کبھی
جو حقیقت میں ہیں آلِ مصطفیٰ

چاند و سورج کو پسینے آگئے
دیکھ کر جاہ و جلالِ مصطفیٰ

منتظر رہتے فرشتے عرش پر
کب اذاں دیں گے بلالِ مصطفیٰ

چاند اِک ٹکڑا ہے ان کے نور کا
چاند سے کیا دوں مثالِ مصطفیٰ

عشق پیدا کر تو آئے گا نظر
ذرّے ذرّے میں جمالِ مصطفیٰ

اہلِ دیں ہی جانتے ہیں اے جمال
کتنا روشن ہے خیالِ مصطفیٰ

نعت شریف

محمد قمر الزماں قمر مظفر پوری

دکھادو آقا جمالِ زیبا — ہراک امتی اضطراب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے — کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
رسولِ اعظم حبیب داور — نگاہِ لطف و کرم ہو ہم پر
بچا لو آقا شہِ پیمبر — کہ عاصی امت عذاب میں ہے
بنایا حق نے نبی کو ایسا — کہ ان کا ہمسر ہوا نہ ہوگا
ہے بعدِ رب کے انہیں کا رُتبہ — نہ کوئی ان کے جواب میں ہے
سراپا نورِ خدا ہیں آقا — جبھی تو ان کا نہیں ہے سایہ
قمر نے ضو بھی انہیں سے پائی — انہیں کا نور آفتاب میں ہے
پڑھو حدیثِ قتادہ دل سے — ملی بصارت نبی کے صدقے
شفاء نہیں ہے دوا میں ایسی — جو مصطفیٰ کے لُعاب میں ہے

قمر ہے دامن پسارے آقا
عطا ہو اپنے کرم کا صدقہ
تمہیں ہو قاسم یقیں ہے محکم
لکھا یہ تیری کتاب ہے

یارسول اللہ ﷺ

قمر مصطفوی شمس آبادی

نکل جائے مرے دل کا بھی ارماں یا رسول اللہ
دکھا دو خواب ہی میں روئے تاباں یا رسول اللہ
تمہیں ہو جانِ ایماں اہلِ قرآں یا رسول اللہ
گلستانِ حرم کی ہو بہاراں یا رسول اللہ
تمہیں ہو آبروئے دین و ایماں یا رسول اللہ
ہماری کشتیٔ ایماں تمہارے ہی حوالے ہے
مدد کا وقت ہے اُٹھا ہے طوفاں یا رسول اللہ
بدل دو ان کی فطرت خوبیٔ ایمانِ کامل سے
فقط ہیں نام ہی کے جو مسلماں یا رسول اللہ
زمانہ چھوٹتا ہے چھوٹ جائے غم نہیں لیکن
تمہارے ہاتھ سے دامن نہ چھوٹے یا رسول اللہ
مسیحا بن کے آئے گو یہاں کتنے نبی لیکن
تمہیں ہو دردِ انسانی کے درماں یا رسول اللہ
شبیہِ حُسنِ یکتا دیکھ کر دل بول اٹھتا ہے
تمہارا رُخ ہے گویا عکسِ قرآں یا رسول اللہ
تمہاری روشنی کا شمس چھپتے ہی نہیں دیکھا
کہ تم ہو لا زوال اک مہرِ تاباں یا رسول اللہ

منور ہو گئے ہیں دوجہاں جس کی شعاؤں سے
یہی ہے بس قمر کا ایک نعرہ یا رسول اللہ
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نعت شریف

پڑا ہوا درِ خیر الامم پہ رہنے دو
مجھے حضور کے رحم و کرم پہ رہنے دو
خیال شہرِ مدینہ کا کر رہا ہے طواف
اب اور تبصرہ خلد و ارم پہ رہنے دو
کہ سیر ہو کے نہ سنت سے انحراف کرے
کبھی تو بھوک کا پتھر شکم پہ رہنے دو
ابوالبشر کو ملی جس سے عظمت رفتہ
وہ اسم پاک لبِ محترم پہ رہنے دو
گناہگار کا سر ہے گناہگار کا سر
اسے حضور کی رحلِ قدم پہ رہنے دو
نبی کی یاد میں ٹپکے جو آنکھ سے آنسو
فلک پہ عرش پہ لوح و قلم پہ رہنے دو
ہزار کرب و بلا سے گزر کے آیا ہے
لکھا ہوا یہ وفا کے عَلَم پہ رہنے دو
وجود یادِ مسلسل عدم فراموشی

بحث اب اور وجود و عدم پہ رہنے دو
جب ان کی نعت پڑھوں گا نفس نفس قسمتؔ
تو پھر کہوں گا مجھے اپنے دم پہ رہنے دو

قسمتؔ سکندر پوری امبیڈکرنگر (یوپی)

عرصۂ حشر تک اندیشۂ موہوم نہ ہو

رحمتِ باریٔ حق سے کبھی محروم نہ ہو
آپ کا ذکر جو کرتا رہے مغموم نہ ہو
بند ہوجائے ابھی دل کا دھڑکنا ہمدم
صفحۂ دل پہ اگر نام "وہ" مرقوم نہ ہو
قدر و قیمت ہی کوئی اس کی زمانے میں نہیں
آپ کے نام سے گر زندگی موسوم نہ ہو
جانکنی میں جو رہے وردِ زباں کلمۂ حق
عرصۂ حشر تک اندیشۂ موہوم نہ ہو
آپ دانائے سبل ختمِ رسل ہیں آقا!
کون سی بات ہے جو آپ کو معلوم نہ ہو
حشر تک بانیٔ اسلام کا پیغام ہے یہ
کوئی مخلوقِ خدا مفلس و مظلوم نہ ہو
ہے ادب شرط یہاں عشق ذرا اور سنبھل
یہ مدینہ ہے یہاں حرکتِ مذموم نہ ہو
ان سے ہی ان کو طلب کرنے کی حسرت اے دل!

ہائے غافل، یہ تری خواہش معصوم نہ ہو
اس کو مِل جائے شہنشاہی دو عالم کی سہیلؔ
جو غلام آپ کا ہو، وہ کبھی محکوم نہ ہو

سہیل فصیحی

سپر پرنٹ ، بھولی روڈ ، واسع پور ، دھنباد (جھارکھنڈ)

وہی قلم مرے دستِ ہنر میں رکھا جائے

خوشا یہ نور بصیرت بشر میں رکھا جائے
نبی کے عشق کا سودا ہے سر میں رکھا جائے
مرے نبی ہیں ہدایت کے منبع و مخزن
بہ ہرقدم انہیں فکر و نظر میں رکھا جائے
بھٹکنے سے رہے محفوظ نسل آئندہ
وہی چراغ ہدیٰ رہ گزر میں رکھا جائے
ملا ہے ان سے خزانہ جو عشق و ایماں کا
بہ احتیاط دلِ معتبر میں رکھا جائے
خلوص و مہرو وفا، عشق سرورِ عالم
یہ رختِ جاں ہیں انہیں ہر سفر میں رکھا جائے
عقیدتوں کے حوالے سے یا رسول اللہ !
بیاں ہو مدح تو بابِ اثر میں رکھا جائے
جو برکتوں کا وسیلہ ہے رحمتوں کا سبب

وہ اسمِ پاک محمد ہے گھر میں رکھا جائے
رقم طراز ہو نعت نبی میں جو تیہم
وہی قلم مرے دستِ ہنر میں رکھا جائے
سہیلؔ روضۂ اقدس پہ لب کشائی نہ ہو
جو التجا ہو اسے چشمِ تر میں رکھا جائے

سہیل فصیحی

سپرپرنٹ، مجھولی روڈ، واسع پور، دھنباد (جھارکھنڈ)

معجزۂ لُعابِ دہن /۱

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بموقع ہجرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غارِ ثور میں جو جبل ثور میں واقع ہے تشریف لے گئے یارِ غار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ باہر ہی تشریف رکھیں تاکہ میں جاکر غار کو اچھی طرح صاف کرلوں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے اندر داخل ہوئے اور صاف کیا جب اس کے بالائی حصہ میں آئے تو یاد آیا کہ ایک کونہ صفائی سے باقی رہ گیا ہے

واپس جاکر اُسے بھی صاف کرتے ہیں تمام سوراخوں کو اپنی انگلی سے ٹٹول ٹٹول کر بند کرتے ہیں مگر ایک بڑا سوراخ باقی رہ جاتا ہے جس پہ اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دیتے ہیں اچانک آپ کو سانپ نے ڈس لیا سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر کے زانوں پر سر رکھ کر آرام فرما رہے ہیں سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے پاؤں سوج گیا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ آنسوؤں کے قطرے پلکوں سے ڈھلک کر رُخِ انور پر موتیوں کی طرح بکھر جاتے ہیں۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اے ابوبکر یہ کیا ہوا عرض کرتے ہیں سانپ نے کاٹ لیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کی نیند کو پریشان کروں حضور ارشاد فرماتے ہیں پاؤں باہر نکالو ابوبکر پاؤں باہر نکالتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا لُعاب دہن شریف لگا کر دست رحمت پھیرتے ہیں پھر کیا تھا اچانک ورم غائب ہو گیا اور درد سے مکمل افاقہ ہو گیا۔

معجزۂ لُعابِ دہن ۲/

جنگ خیبر کے موقع پر بڑے بڑے سورما جاں نثار صحابۂ کرام اسلامی جھنڈا لہراتے ہوئے قلعۂ قموص پر یلغار کرتے ہیں۔ لیکن فتح نہ کر سکے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (بخاری شریف)

ترجمہ: میں کل ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا

فرمائیگا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سننے کے بعد ہر ایک صحابی میں فاتح خیبر بن نے کی تمنا جاگ اُٹھتی ہے اور ہر صحابی کی یہی خواہش ہے کہ کاش کل صبح اسلامی علَم مجھے مل جائے۔ اور اس قلعہ کے فتح کا فخر و شرف مجھے حاصل ہو جائے۔ وجہ صرف یہ تھی کہ صحابہ کا ایمان و عقیدہ یہ تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کل یہ قلعہ ضرور فتح ہو جائیگا اور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے اسلامی جھنڈا عطا فرمائیں گے وہی فاتح خیبر ہوگا۔

جسکا نام اسلامی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائیگا شبِ انتظار گذری صبح کی آمد ہوئی تو غیب داں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَیْنَ عَلِیَّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبُ

علی ابن طالب کہاں ہیں

سبحان اللہ یہ دولتِ بے بہا اور نعمتِ عظمی حضرت علی شیر خدا کے حصے میں آئی صحابۂ کرام عرض کرتے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں وہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں زخم خوردہ انسانیت کے طبیب رحمت دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انھیں بلاؤ۔

چنانچہ مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوتے ہیں سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا لُعاب دہن شریف حضرت علی کی آنکھوں میں ڈالتے ہیں جسکی برکت سے آنکھیں فوراً ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں لُعاب دہن شریف کی برکت سے میری آنکھوں میں

پہلے سے زیادہ روشنی آجاتی ہے۔ اور اخیر عمر تک کبھی بھی میں آشوب چشم میں مبتلا نہ ہوا۔

معجزۂ لُعابِ دہن ر۳

جنگ اُحد میں بشیر بن عقربہ الجہنی رضی اللہ عنہ کے والد محترم شہید ہو گئے تو وہ روتے ہوئے والیٔ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پہونچے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بشیر بن عقربہ کیوں روتے ہو؟ کیا تمہارے لئے بہتر نہیں کہ تیرا باب والیٔ دو جہاں ہو؟ اور تیری ماں عائشہ صدیقہ ہوں؟ اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ رحمت پھیرا۔

حضرت بشیر بن عقربہ کا بیان ہے کہ آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارکہ کا یہ اثر ہوا کہ جن بالوں کو دستِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ لینے کا شرف حاصل ہوا وہ سفید نہ ہوئے ہمیشہ سیاہ ہی رہے اور میری زبان میں لکنت تھی آپ نے اپنا لُعاب دہن ڈال دیا تو لکنت جاتی رہی اور میری زبان ہمیشہ کیلئے ٹھیک ہوگئی۔

معجزۂ لُعابِ دہن ر۴

رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لُعاب دہن سے کھارا پانی میٹھا ہو جاتا تھا، حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں ایک کنواں تھا جس کا پانی کھارا تھا، ایک مرتبہ صاحب لولاک فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے گھر کے کنویں کے پانی میں اپنا لُعاب دہن ڈالدیا۔ جس سے کنویں کا پانی ایسا ٹھنڈا اور میٹھا ہو گیا کہ سارے مدینہ میں ایسا شیریں اور ٹھنڈا پانی نہ تھا۔

معجزہ لُعابِ دہن /۵

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم اس غزہ میں شریک ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اسلام لے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ نے فرمایا ہم مشرکوں کے خلاف مشرکوں کی مدد نہیں لیتے ہیں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کرلیا۔ اور آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا۔ تلواریں چمکیں نیزے و بھالے اُٹھے، خنجر چلے تیروں کی بارش ہوئی اس گھمسان کی جنگ میں دشمن دین کی تلوار میرے کندھے پر پڑی جس سے میرا بازو کٹ کر لٹک گیا میں طبیب دو جہاں سرور سروراں تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے بازو پر لُعابِ دہن لگایا اور اسکی جگہ جوڑ دیا میرا اکٹا ہوا بازو اپنی جگہ جڑ کر ٹھیک ہوگیا۔ پھر اس شخص کو قتل کر کے اس کی بیٹی سے نکاح کرلیا جس نے مجھ پر تلوار سے حملہ کیا تھا۔

معجزہ لُعاب دہن /۶

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے دن میں مجاہدین کے صف میں کھڑا تھا اور میرے دونوں جانب دو/۲ نوعمر لڑکے کھڑے تھے ان میں سے ایک نے رازداری سے پوچھا یَا عَمِّ اَرِنِیْ اَبِیْ جَھلَ (بخاری شریف ج

دوم صفحہ ۵۶۸) اے چچا جان کیا آپ ابوجہل کا پتہ بتا سکتے ہیں؟ دوسرے نوجوان نے بھی یہی پوچھا میں نے اس سے کہا کہ کیوں؟ بھتیجے تم کو ابوجہل سے کیا کام ہے۔

اس پر انہوں نے بڑی بے باکی اور بے خوفی سے کہا چچا جان یہی تو وہ خونخوار بدبخت ظالم ہے جسکی شرانگیزی اس درجہ کو پہونچ چکی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو گالیاں تک دیتا ہے وہ اللہ کے رسول کا بہت بڑا دشمن ہے ہم ضرور اس پر حملہ آور ہوں گے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی نشان دہی کردی پھر کیا تھا دونوں بچے شہبازوں کی طرح ابوجہل پر جھپٹ پڑتے ہیں یہاں تک کہ اپنی تلواروں سے مار مار کر ابوجہل کو شدید زخمی کر دیتے ہیں۔

یہ دونوں حضرت معوذ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما تھے جو عفراء،، کے بیٹے تھے ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے اپنے باپ کے انتقام میں حضرت معاذ پر حملہ کردیا (عکرمہ اسوقت حالت کفر میں تھے) سامنے مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی تو پیچھے سے حضرت معاذ کے بائیں شانہ پر تلوار پوری طاقت سے ماری جس سے ان کا بازو کٹ کر لٹک گیا حضرت معاذ عکرمہ کا پیچھا کر کے دور تک دوڑاتے رہے مگر وہ بچ نکلا حضرت معاذ اس حالت میں بھی دشمنان دین وایمان سے لڑتے رہے، بڑھ بڑھ کر حملہ کرتے رہے، لیکن کٹے ہوئے بازو کے لٹکنے سے زحمت ہورہی تھی انہوں نے اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر اسے زور سے کھینچا کہ تسمہ الگ ہو گیا پھر وہ آزادی سے لڑتے رہے۔

اور آخر میں کٹے ہوئے بازو کو ہاتھ میں اٹھائے ہوئے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگا کر بازو کو اسکی جگہ جوڑ دیا۔ اور وہ پہلے ہی کی طرح بالکل درست ہو گیا۔

معجزہ لعابِ دہن / ۷

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی میزبانی کا واقعہ امام بخاری و مسلم و دیگر محدثین نے روایت کئے ہیں۔

غزوۂ خندق کی تیاری کے موقع پر جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو کمر سے چمٹا ہوا دیکھ کر محسوس کرتے ہیں کہ آپ فاقہ سے ہیں اور بھوک کی وجہ سے آپ کی یہ حالت ہوگئی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کی اجازت ہوتو میں گھر تک ہو آؤں سرکار اجازت مرحمت فرمادیتے ہیں، گھر آکر بیوی سے کہا، میں نے آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت فاقہ کی حالت میں دیکھا ہے کیا تیرے پاس حضور کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے کچھ ہے؟ اس نیک بخت خاتون نے کہا اسوقت تھوڑا سا جَو ہے اور ایک بکری کا بچہ ہے اس کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے سرکار کی مہمان نوازی کا شرف حاصل کیا جاسکے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بکری کے بچے کو ذبح کر کے گوشت پکنے کیلئے ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور میری بیوی نے جَو پیس کر روٹی پکانے کی تیاری شروع کردی اور میں حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے میدان جنگ میں جانے لگا میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ حضور کے صحابہ کے روبرو مجھے شرمندہ نہ کرنا میں نے جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر چپکے سے عرض کی یارسول اللہ ہمارے پاس بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا، حضور خود بھی تشریف لے چلیں اور اپنے ہمراہ دس صحابہ کو اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے عرض کی حضور کے لئے تھوڑے سے کھانے کا انتظام کیا

ہے، لہذا دو ایک صحابہ کے ساتھ تشریف لے چلیں۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہو جب تک میں نہ پہنچوں چولہے سے ہانڈی کو نہ اتارنا اور تندور سے روٹی نہ نکالنا، یہ کہہ کر حضرت جابر کو گھر روانہ کیا پھر تمام لشکر میں اعلان کروا دیا کہ اے اہل خندق آج جابر بن عبد اللہ کے یہاں سب کی دعوت ہے، چنانچہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین وانصار جابر کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت جابر نے اپنی زوجہ سے بتایا کہ حضور تو تمام لشکر اسلام اپنے ساتھ لیکر تشریف لا رہے ہیں اسلام کی اس نیک بخت خاتون نے کہا۔ اللہ ورسولہ نحن اخبرناہ بما عندنا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں کہ ہمارے پاس کیا ہے ہماری حالت کیسی ہے۔ پھر جب حضور تشریف لائے تو گوندھا ہوا آٹا پیش کر دیا سرکار نے اس میں اور ہانڈی میں اپنا تھوک شریف ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اس کے بعد حضرت جابر کو حکم دیا کہ روٹی پکانے والی عورتوں کو بلا لاؤ جو تمھاری بیوی کے ساتھ مل کر روٹی پکائیں پھر آپ نے حضرت جابر سے بتایا کہ میرے ساتھ ایک ہزار آدمی آئے ہیں گوشت کی ہانڈی کو چولہے سے مت اتارنا وہیں سے برتنوں میں سالن ڈالتے جانا حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا صحابۂ کرام باری باری آتے گئے اور پیٹ بھر کھانا کھا کر جاتے رہے اور جسقدر آٹا پہلے تھا اتنا ہی باقی رہا اور ہانڈی کا سالن بھی کم نہ ہوا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے ایک چمچہ بھی سالن نہیں نکالا پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر تم خود کھاؤ اور پڑوسیوں، رشتہ داروں میں بطور ہدیہ تقسیم کر دو حضرت جابر فرماتے ہیں ہم سارا دن کھاتے رہے کھلاتے رہے اور بانٹتے رہے۔

معجزہ لعابِ دہن/۸

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ جن کا اصل نام حارث بن ربعی الانصاری السلمی ہے ایک جنگ کے موقع پر انھیں تیر لگا اور زخم کافی گہرا اور خطرناک تھا رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے دشمن کے تیر نے زخمی کردیا ہے، حضور اپنا لعاب دہن شریف ان کے زخموں پر لگا دیتے ہیں جسکی برکت سے نہ درد رہا نہ زخم میں خون یا پیپ، زخم بالکل درست ہوگیا۔

معجزہ لعابِ دہن/۹

قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ کلثوم بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر میری گردن پر تلوار کی ضرب لگی میں رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت با برکات میں حاضر ہوا آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک میری گردن کے اس گہرے زخم پر مل دیا جس سے اسی وقت میرا زخم درست ہوگیا اور میں مکمل صحت یاب ہوگیا۔

معجزہ لعابِ دہن/۱۰

صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں میرے سر پر تلوار کا زخم آیا اور میں درد سے تڑپ اٹھا اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنا زخم دکھایا حضور انور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن زخم پر ڈال دیا تو اس کی برکت سے سارا زخم جو کہ جان لیوا تھا مندمل ہوگیا یہاں تک کہ اس زخم کا نشان بھی باقی نہ رہا۔

معجزہ لُعابِ دہن ۱۱/

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے بدن سے بڑی دلکش اور دلآویز خوشبو آتی تھی جس مجلس میں تشریف لیجاتے تو لوگ تعجب سے پوچھتے کہ اے عتبہ کون سا عطر استعمال کرتے ہو جس کی خوشبو ہمارے عطر کے خوشبو کو ماند کر دیتی ہے۔

عتبہ کی تین بیویاں تھیں ہر ایک کی خواہش یہی رہتی تھی کہ جو بھی عطر استعمال کرے وہ دوسری دو سوکنوں سے زیادہ خوشبودار ہو۔ ہر بیوی بہتر سے بہتر خوشبو لگانے میں کوشاں رہتی تھی۔

لیکن حضرت عتبہ نے کبھی خوشبو کیلئے کسی عطر کا استعمال نہیں کیا تھا اس کے باوجود ان کے بدن سے پھوٹنے والی کستوری کی مہک کے مقابلہ ان کی بیویوں کی عطر و خوشبو کی کوئی حقیقت نہ تھی ایک مرتبہ ان کی ایک زوجہ ام عاصم نے ان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے آپ خوشبو بھی نہیں لگاتے لیکن آپ کے جسم سے جو خوشبو نکلتی ہے اس کے سامنے سارے عطر اور کستوریاں بیکار ہیں۔

اس میں راز کیا ہے آپ ہمیں بتایئے؟ آپ نے ام عاصم سے کہنا شروع کیا کہ بچپن میں میرے جسم میں چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئے تھے جس سے بدن میں کھجلاہٹ پیدا ہو گئی تھی۔

میں طبیب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر میرے کپڑے اُتروا دیئے۔ اور اپنی ایک ہتھیلی مبارکہ پر لُعابِ دہن رکھ کر دوسری سے مَلا اس کے بعد اپنے دست اقدس کو میری پیٹھ اور میرے پیٹ پر پھیر دیا یہ اس کی برکت ہے کہ ہمیشہ میرے جسم سے ایسی خوشبو نکلتی رہتی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسری خوشبو ہرگز نہیں کر سکتی۔ (دلائل النبوۃ ۶/۱۳۳)

معجزۂ لُعابِ دہن ۱۲/

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ جلد نمبر ۶ صفحہ ۱۷۶ ، پہ روایت نقل کی ہے کہ محمد بن حاطب کی والدہ ام جمیل بیان کرتی ہیں کہ اے محمد بن حاطب میں تمہیں ملک حبشہ سے لے کر آئی تو مدینہ طیبہ سے ایک یا دو راتوں کے فاصلے پر قیام کیا اور تمہارے لئے کھانا پکانے لگی اسی درمیان لکڑیاں ختم ہو گئیں میں لکڑیاں لینے کیلئے چلی گئی تو تم نے اُبلتی ہوئی ہنڈیا کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ ہانڈی تمہاری کلائی پر گر گئی جس سے تمہارا ہاتھ جل گیا میں مدینہ عالیہ میں حاضر ہوئی تو تمہیں چارہ ساز دردمنداں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ کے نام اقدس پر رکھا گیا ہے۔

آپ نے تمہارے سر پر دست شفقت رکھا اور برکت کی دعاء فرمائی اس کے بعد تمہارے ہاتھ پر لُعابِ دہن ڈالا اور دیر تک ملتے رہے۔ ساتھ ہی ساتھ دعاء مانگتے رہے، اے تمام انسانوں کے رب! اس سے اس تکلیف کو دور فرما کر شفا عطا فرما بیشک تو ہی شفاء دینے والا ہے شفاء صرف تیری ہی شفاء ہے ایسی شفاء عطا فرما جو کسی بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔

ام جمیل فرماتی ہیں اے میرے بیٹے جس وقت میں تم کو لے کر اٹھی، تو تمہارا ہاتھ بالکل صحیح ہو چکا تھا اور جلن اور درد کی تکلیف سے تم کو نجات مل گئی تھی۔

معجزۂ لُعابِ دہن ۱۳/

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی

آنکھ میں درد تھا ایک روز میں عیادت کیلئے گیا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں آپ نے اپنا لعاب دہن زید ابن ارقم کی آنکھ میں ڈال کر دعاء فرمائی تو ان کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں صبح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا زید تمہارا کیا حال ہے؟ اگر تمہاری آنکھیں ویسے ہی رہتیں تو کیا ہوتا؟ اس پر زید ابن ارقم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صبر کرتا اور صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے اسے حاصل کرتا آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہاری آنکھیں اسی طرح رہتیں اور تو صبر کرتا تو اللہ کے پاس بخشا ہوا پہونچتا (شواہد النبوۃ ص ۲۱۲)

معجزۂ لعابِ دہن /۱۴

حضرت شُرحبیل جعفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ سرکار بطحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ہاتھ پر ایک پھوڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پھوڑے سے مجھے سخت تکلیف ہے نہ تو میں تلوار کا دستہ پکڑ سکتا ہوں اور نہ ہی گھوڑے کی لگام، آپ نے مجھے اپنے پاس بٹھا کر کہا اسے کھولو میں نے کھولدیا تو آپ نے اپنا لعاب دہن لگادیا جس سے میرا ہاتھ اسقدر صحت یاب ہوگیا کہ مجھے پتہ نہ چلتا کہ درد کہاں ہے اور پھوڑا کس جگہ تھا (شواہد النبوۃ ص ۲۱۳)

معجزۂ لعابِ دہن /۱۵

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ ایک کنویں سے ایک ڈول پانی لے کر آئے آپ نے اس ڈول سے تھوڑا پانی پیا اور اس میں اپنا لعاب دہن

ڈالدیا پھراس ڈول کواس کنویں میں ڈالدیا گیا جس سے اس کنویں سے خوشبو آنے لگی

(شواہد النبوہ ص ۲۳۷)

معجزۂ لُعابِ دہن ۱۶ر

یزید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی پر تلوار کے زخم کا نشان دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اے سلمہ یہ نشان کیسا ہے انھوں نے فرمایا یہ زخم مجھے خیبر کے دن دوران جنگ لگا تھا اور ایسا کاری ضرب تھا کہ لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ سلمہ شہید ہو گئے میں رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے تین مرتبہ اس زخم پر اپنا لعاب دہن لگایا اس کے بعد آج تک مجھے اس زخم میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی اس حدیث کو بخاری شریف میں امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اسی طرح روایت کی ہے (بحوالہ پکارو یارسول اللہ ص ۱۹۷)

معجزۂ لُعابِ دہن ر۱۷

جنگ حنین کے دن حضرت سیدنا خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ عنہ اسقدر زخمی ہو جاتے ہیں کہ زخموں کی تاب نہ لا کر نڈھال ہو گئے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے؟ جو ہمیں خالد بن ولید کی قیام گاہ پر لے چلے ایک صحابی نے اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں حضرت سیف اللہ رضی اللہ عنہ قیام پذیر تھے آپ نے انھیں دیکھا کہ کجاوے کے پچھلے حصے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے ان کے زخم پر لعاب دہن لگایا تو وہ تندرست ہو گئے اور سارے زخم خود بخود مندمل ہو گئے

(المسند ۸۸/۵ ۴ بحوالہ پکارو یارسول اللہ)

معجزۂ لُعابِ دہن ۱۸/

غزوۂ خندق کے روز حضرت علی بن حکم رضی اللہ عنہ کی کلائی ٹوٹ گئی تو وہ سیدھا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میری کلائی ٹوٹ گئی ہے تو آپ نے حضرت علی بن حکم کی ٹوٹی ہوئی کلائی پر اپنا لعاب دہن لگا دیا جس سے وہ اسی وقت بھلے چنگے ہو گئے اور اپنے گھوڑے کی پیٹھ سے اترے بھی نہیں، (حوالہ سابق ص ۱۹۸) خصائص کبریٰ ص ۱۶۹۔ میں پنڈلی بتایا گیا ہے

معجزۂ لُعابِ دہن ۱۹/

حضرت زید بن معاذ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک دشمنِ خدا ورسول کی تلوار لگی اور ٹخنے تک زخمی کر گئی تو وہ سیدھا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر اپنے زخمی پنڈلی کو دکھاتے ہیں، سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پنڈلی پر اپنا لعاب دہن لگاتے ہیں جس سے زخم فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے اور وہ تندرست ہو جاتے ہیں (حوالہ سابق)

معجزۂ لُعابِ دہن ۲۰/

حضرت محمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو ہادیٔ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جس کے پاؤں میں ایسا زخم تھا جس نے طبیبوں کو عاجز کر دیا تھا مسیحائے زمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اپنے لعاب دہن پر رکھی

پھر آپ نے چھنگلی کا کنارا مٹی پر رکھا پھر اسے اٹھا کر اس شخص کے زخم پر رکھا اور دعاء کی اے اللہ تیرے نام سے ہم میں سے بعض کا لعاب دہن (تھوک) ہماری زمین کی مٹی کے ساتھ ہمارے رب کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفاء دے گا۔ اس کا زخم فوراً ٹھیک ہو گیا، اسی سلسلے میں حضرت صالح شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے شعر کہا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے، کہ جس صحابی کے زخم پر نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگایا تو اس سے خون جاری نہیں ہوا اور جس پر لعاب دہن نہیں لگایا اسکی شفاء میں تاخیر اور دُوری ہوگئی (صحیح بخاری بحوالہ پکارو یارسول اللہ)

معجزۂ لعابِ دہن ۲۱/

روایت ہے کہ ایک غیر مسلم کے بیٹے کو استقاء کی بیماری لاحق ہوگئی تو اس غیر مسلم نے اپنا ایک نمائندہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بھیجا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تھوڑی سی مٹی اٹھائی اور اس پر پھونک مارنے کے انداز میں لعاب دہن ڈالا اور اس نمائندے کو دے دی اس نمائندے نے حیرت واستعجاب کی حالت میں یہ سمجھتے ہوئے مٹی لے لی کہ اس کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے اور جا کر اس غیر مسلم کے بیٹے کو دیدی اس بیمار نے پانی میں ڈال کر پی لی تو اللہ تعالی نے اسے شفاء عطا فرمادی (حوالہ سابق)

معجزۂ لعابِ دہن ۲۲/

حضرت سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لئے نکلے جو آپ نے ادا فرمایا جب آپ بطن

الروحاء (ایک وادی کا نام ہے) میں پہونچے تو ہم نے دیکھا کہ ایک عورت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آرہی ہے آپ نے اپنی اونٹنی روک لی جب وہ قریب پہنچی تو کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرا یہ بیٹا جس وقت سے پیدا ہوا ہے ہوش میں نہیں آیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچہ کو عورت سے لے لیا اور اسے اپنے سینہ مبارک اور پالان کے اگلے حصے کے درمیان رکھ لیا پھر اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ٹپکایا اور فرمایا او دشمن خدا نکل جا سن لے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔۔۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

حضرت اُسامہ فرماتے ہیں کہ پھر بچہ اس عورت کو یہ کہتے ہوئے دے دیا! اسے پکڑ لے اب اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

حضرت اُسامہ فرماتے ہیں کہ رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج ادا کرنے سے فارغ ہوکر واپس تشریف لائے اور جب بطن الروحاء میں اُترے تو وہی عورت ایک بکری بھون کر لائی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس بچے کی ماں ہوں جسے آپنے سفر مبارک کے موقع پر تندرست فرمایا تھا آپ نے فرمایا! بچے کا کیا حال ہے اس نے عرض کیا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے بعد بچے کی طرف سے پریشان کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی گئی۔ (پکار و یارسول اللہ ص ۲۰۶)

معجزۂ لُعابِ دہن ۲۳ر

بیہقی وابونعیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باندی زرینہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورا کو مکہ کے شیر خوار بچوں کو اور سیدہ فاطمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلایا اور ان کے دہنوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کی ماؤں سے فرمایا۔ رات تک انہیں دودھ نہ پلانا گویا ان کو رات تک دودھ کی ضرورت نہ ہوگی۔ (خصائص کبریٰ اول صفحہ ۱۵۷)

معجزۂ لعابِ دہن/۲۴

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ وہ خود اور ان کی بہنیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیعت کے لئے حاضر ہوئیں اور ہم پانچ بہنیں تھیں، تو انھوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قدید کھاتے پایا۔ (سکھایا ہوا گوشت) آپ نے چبایا ہوا تھوڑا سا قدید مجھ کو عنایت فرمایا ہم سب نے اس میں سے بانٹ کر کھالیا، بجز میرے وہ سب بہنیں اگرچہ وفات پاچکی ہیں مگر کسی کے منہ میں کبھی بدبو نہ پائی گئی۔ (ایضا)

معجزۂ لعابِ دہن/۲۵

طبرانی نے ابوامامہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ ایک بدزبان عورت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت قدید تناول فرمارہے تھے۔ اس عورت نے کہا کیا آپ مجھے عنایت فرمائیں گے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے برتن میں سے لے کر اس کی طرف بڑھایا عورت نے کہا یہ مجھے نہ چاہئے بلکہ منہ کے اندر سے دیجئے۔ لہذا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا اس نے منہ میں رکھا اور نگل گئی۔ اس کے بعد کبھی ناشائستہ بات اس عورت کی زبان سے کسی نے نہ سنی۔ (ایضا)

معجزۂ لعابِ دہن/۲۶

بیہقی نے عمرو بن شیبہ کی سند کے ساتھ ابو عبید نخومی سے روایت کی کہ عامر بن کریز اپنے پانچ سالہ بیٹے عبداللہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا، جس سے ایسی کرامت ان کو ملی کہ وہ جس پتھر پر ضرب لگاتے پانی نکل آتا۔

معجزۂ لعابِ دہن/۲۷

بیہقی نے محمد بن ثابت سے روایت کی کہ ان کے والد نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کو چھوڑ دیا تھا۔ اور محمد بن ثابت ان کے پیٹ میں تھے۔ جب محمد کی ولادت ہوئی تو جمیلہ نے قسم کھائی کہ وہ بچہ کو دودھ نہ پلائے گی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نومولود محمد کو منگوا کر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیا۔ اور روزانہ لانے کی ہدایت کی اور فرمایا اللہ اس کا رزاق ہے۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کو دوسرے یا تیسرے دن لایا جاتا اچانک عرب کی ایک خاتون ثابت بن قیس کو دریافت کرتی ہوئی آئی میں نے اس سے مقصد دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ثابت کے بچے کو جس کا نام محمد ہے دودھ پلا رہی ہوں۔ ثابت بن قیس نے اسے بتایا کہ یہ میرا ہی نام ہے اور یہ میرا بچہ محمد ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۸/۱۵۷)

معجزۂ لعابِ دہن/۲۸

ابن عساکر نے ابو جعفر سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت

حسن رضی اللہ عنہ موجود تھے کہ انہیں پیاس لگی اور تشنگی بڑھتی ہی گئی، پانی اس وقت موجود نہ تھا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دیدی۔ انھوں نے اس کو چوسا حتیٰ کہ وہ سیراب ہو گئے اور تشنگی رفع ہو گئی۔ (ایضا صفحہ ۱۵۸)

معجزہ لُعابِ دہن/۲۹

طبرانی وابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ جارہے تھے کہ راستے کے ایک جانب سے حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے رونے کی آواز سنی، وہ دونوں اپنی ماں کے ساتھ تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیز چل کر ان کے قریب پہنچے اور فرمایا یہ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا پیاسے ہیں پھر آپ نے پانی منگایا لیکن کہیں دستیاب نہیں ہوا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو مانگا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بموجب ارشاد ایک بچہ کو آپکی گود میں دیدیا آپ نے لے کر سینے سے چمٹایا مگر وہ برابر چیختے رہے اور خاموش نہ ہوئے۔ بعدازاں آپ نے زبان مبارک ان کے منہ میں دیدی وہ چوسنے لگے اور قرار آگیا۔ اس کے بعد دوسرے بے قرار روتے بچے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلب فرمایا اور ان کے ساتھ وہی عمل کیا حتیٰ کہ دوسرا فرزند بھی خاموش ہو گیا۔ (ایضاً)

معجزہ لُعابِ دہن/۳۰

ابن اسحاق اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب آیت کریمہ وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ نازل ہوئی تو اس کے بعد آپ نے فرمایا''

ایک بکری کے پائے اور ایک صاع غلہ کا طعام تیار کرو اور ایک قدح (پیالہ) دودھ بھی رکھو'' پھر فرمایا، یعنی اولاد عبدالمطلب کو بلالو'' تو میں نے تعمیل کی اور وہ سب آ گئے جن کی تعداد ۳۹۔ ۴۰۔ یا ۴۱۔ تھی ان لوگوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا یعنی حضرت عباس اور ابولہب بھی موجود تھے میں نے ان کے سامنے گوشت کا بڑا پیالہ رکھا ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک بوٹی لی اور دانتوں سے توڑ کر پیالے میں بکھیر دی۔ اور فرمایا بسم اللہ کر کے شروع کیجئے، تو سب مہمانوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا مگر کھانا تقریباً ویسا ہی موجود تھا جیسے پہلے تھا۔ اس کے بعد فرمایا۔ علیؓ! سب کو دودھ پلاؤ۔ تو میں پیالہ لایا جس میں سے سب نے سیر ہو کر پیا۔ حالانکہ وہ دودھ مقدار میں صرف ایک شخص کے لئے ہی کافی تھا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام پیش کی۔ (ایضاً صفحہ ۲۷۹/۲۸۰)

معجزۂ لُعابِ دہن/۳۱

بیہقی اور ابو نعیم نے بطریق عروہ اور بطریق موسیٰ بن عقبہ حضرت شہاب سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیس ۳۰ سواروں پر امیر بنا کر جن میں حضرت عبداللہ بن انیس بھی تھے۔ یسیر بن رزام یہودی کی طرف بھیجا۔ یسیر نے حضرت عبداللہ بن انیس کے چہرے پر ایسا زخم لگایا جس کا اثر دماغ تک پہنچا۔

حضرت ابن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے۔ آپ نے ان کے اس گہرے اور بڑے زخم پر اپنا لُعابِ دہن لگا دیا جس کی برکت سے وہ مُندمل ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ ۴۹۲)

معجزۂ لُعابِ دہن/۳۲

الرشاطی نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ اقعس بن سلمہ بنی سحیم کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔ جب وہ لوگ اپنی قوم کی طرف واپس ہونے لگے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو دعوت اسلام دیں اور انہیں پانی کا ایک مشکیزہ دیا۔ جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعابِ دہن اقدس یا کلی کا پانی ڈالا تھا۔ اور فرمایا اسے بنی سحیم کے پاس لے جاؤ۔ اور اس مشکیزہ کے پانی کو اپنی مسجد میں چھڑک دو۔ اس وقت اپنے سروں کو اونچا رکھنا چاہئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اونچا کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان لوگوں میں سے نہ تو کسی نے مسیلمہ کذاب کی پیروی کی اور نہ ان میں سے کوئی کبھی خارجی بنا۔ (ایضاً جلد ۲، صفحہ ٦٦)

معجزۂ لعابِ دہن ۳۳

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لے جا چکے تھے۔ چنانچہ راشد رضی اللہ عنہ بھی روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو کر آپ کی بیعت کی۔ اس کے بعد راشد نے رہاط میں زمین کا قطعہ (ٹکڑا) مانگا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا اور ایک مشکیزہ پانی کا بھرا ہوا عنایت فرمایا۔ اور اس میں آپ نے لعاب دہن اقدس ڈالا اور ان سے فرمایا اس کے پانی کو اس قطعۂ زمین کے بالائی حصے میں بہا دینا اور اس کے بقیہ پانی سے لوگوں کو منع نہ کرنا تو انہوں نے جا کر ایسا ہی کیا۔ اور وہ پانی وافر طور پر آج تک جاری و باقی ہے اور اس قطعۂ زمین پر انہوں نے کھجور کے درخت لگائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ رہاط کی ساری آبادی اس چشمے سے پانی پیتی ہے اور لوگ اس کا نام ''ماء الرسول'' (رسول کا پانی) پکارتے ہیں اور رہاط کے لوگ اس پانی سے غسل کرتے اور شفایاب ہوتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۸۷)

معجزۂ لعابِ دہن ۳۴

امام احمد و ابن سعد اور حاکم نے بسند صحیح اور بیہقی نے یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ مکہ مکرمہ کے سفر میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دورانِ سفر ہم ایک مرتبہ منزل میں تھے وہاں ایک عجیب بات دیکھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کو حکم فرماتے ہیں کہ آپس مل جاؤ، میں گیا اور میں نے ان دونوں درختوں سے ایسا ہی کہا۔ فوراً درختوں نے جُنبش کی اور زمین سے اپنی جڑوں کو

نکالا اور دونوں چل کر ایک دوسرے سے مل گئے اور حضور نے ان کے پردے میں رفع حاجت کی۔ اس کے بعد فرمایا ان درختوں سے کہدو کہ دونوں اپنی اپنی جگہ واپس چلے جائیں۔ میں نے ان سے کہا تو انہوں نے جنبش کی اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ جا کے کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک عورت آئی اور اس نے کہا یہ میرا بچہ سات سال سے شیطان کے چنگل میں ہے اور وہ روزانہ دو مرتبہ اس کے پاس آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہّ کو میرے قریب لاؤ۔ پھر حضور نے بچہّ کے منہ میں لعابِ دہن اقدس ڈالا۔ اور فرمایا او دشمنِ خدا نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں اس کے بعد حضور نے فرمایا جب ہم سفر سے واپس آئیں تو ہمیں بتانا کہ اس کا کیا حال ہے؟ چنانچہ ہم سفر سے واپس آئے تو وہ عورت حضور کے پاس آئی اور اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مکرم بنایا۔ جب سے ہم حضور کے پاس سے گئے ہیں اب تک ہم نے اس پر دیوانگی کا کوئی اثر نہ دیکھا۔ (ایضاً صفحہ ۹۸)

معجزہ لُعابِ دہن ۳۵

امام احمد وابن ابی شیبہ اور بیہقی و طبرانی وابو نعیم نے بطریق سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے اور لوگ کنکریاں مار رہے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا۔ جسے آسیب تھا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے پر بلا ہے یہ بات نہیں کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لانے کا حکم فرمایا تو وہ عورت پتھر کے برتن میں پانی لائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دستِ مبارک

میں اٹھایا اور اس میں سے پانی دہن اقدس میں لے کر اسی میں کلی کر دی پھر اسے دیکر فرمایا اس پانی کو پلاؤ اور اس سے اس کا منہ دھلاؤ۔ ام جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اس عورت کے پیچھے گئی اور میں نے کہا اس پانی میں سے تھوڑا سا پانی مجھے دو اس نے کہا اس میں سے لے لو۔ تو میں نے اس میں سے ایک چلو پانی لے کر اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا، ماشاء اللہ وہ زندہ رہا، اور اسکی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم و احسان سے ہوئی، ام جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس عورت سے ملاقات کر کے بچے کا حال پوچھا۔ اس نے کہا وہ لڑکا تندرست ہے کہ کوئی بچہ اس جیسا اچھا نہیں۔ ابو نعیم کی روایت میں ہے وہ تندرست ہو گیا۔ اور ایسا عقل مند ہوا کہ لوگوں میں کوئی اس جیسا عقلمند نہ تھا۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۰/۱۰۱)

معجزۂ لعابِ دہن ۳۶

بیہقی نے بطریق یحیٰ بن سعید حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان سے قبا شریف کے کنوئیں کے بارے میں کسی نے پوچھا، انہوں نے کہا وہ کنواں اتنا تھا کہ ایک آدمی اس کا پانی نکال کر اپنے گدھے پر لاد کر لے جاتا تھا اور اس کنویں کا پانی ختم ہو جاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک ڈول پانی نکالنے کا حکم دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے وضو کیا یا پانی میں لعاب دہن ڈالا اور حکم دیا کہ اس پانی کو کنویں میں ڈالا جائے۔ اس کے بعد اس کنویں کا پانی کبھی نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۵)

معجزۂ لعابِ دہن ۳۷

ابن ابی شیبہ ابن سعد بیہقی اور ابو نعیم نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سفیر بن کے بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ہم نے اپنی سرزمین کے کنیسہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اور ہم نے خواہش کی کہ ہمیں اپنا بچا ہوا پانی عنایت فرمائیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور دہن اقدس میں پانی لے کر ہمارے مشکیزہ میں اس پانی کو کلی فرمادی۔ اور فرمایا اس پانی کو لے جاؤ جب تم اپنے علاقے میں پہونچو تو اپنے کنیسہ کو توڑ دینا، اور اس جگہ میں اس پانی کو چھڑک دینا۔ اور اس جگہ مسجد بنالینا، ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ گرمی شدید ہے اور ہمارا شہر دور ہے، پانی تو خشک ہوجائیگا، فرمایا اسے اور پانی سے مدد دیتے رہو وہ اس کی پاکیزگی اور برکت کو ہی زیادہ کریگا۔ پھر ہم میں اس مشکیزے کو لے کر جانے میں جھگڑا ہوا کہ کون اسے اُٹھا کر لے جائے۔ تو ہم نے ہر مرد کی باری مقرر کردی۔ کہ ایک دن ایک لیکر چلتا، تو دوسرے دن دوسرا شخص، جب ہم اپنے شہر میں پہونچے۔ تو ہم نے ویسا ہی کیا جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا تھا۔ ہمارے کنیسہ کا راہب طی کا آدمی تھا۔ ہم نے نماز کے لئے اذان دی، تو وہ راہب اذان سن کر کہنے لگا یہ حق کی دعوت ہے پھر وہ بھاگ گیا۔ اس کے بعد ہم نے اسے نہ دیکھا۔ (خصائص کبریٰ۔ ج ۲، ص ۱۰۶ تا ۱۰۷)

معجزۂ لُعابِ دہن /۳۸

بیہقی نے حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں شریک تھا میرے شانہ پر تلوار کی ضرب لگی جس سے میرا ہاتھ کٹ گیا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے لُعابِ دہنِ اقدس لگا کر جوڑ دیا اور وہ پیوست ہوکر ٹھیک ہوگیا، پھر

میں نے اس مارنے والے کو قتل کیا (ایضاً صفحہ ۱۶۶۔۱۶۷)

معجزۂ لُعابِ دہن ۳۹

ابنِ سعد نے روایت کی کہ ہم سے واقدی نے کہا اور ان سے ابی بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی نے انہوں نے اپنے والد سے حدیث روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے چند اصحابِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے جن میں ابو اسید، ابو حمید اور ابو سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''بیرِ بضاعہ'' پر تشریف لائے آپ نے پانی لے کر وضو کیا پھر بچا ہوا پانی کنویں میں ڈال دیا۔ پھر دوسرے ڈول میں لے کر اس میں لُعابِ دہن اقدس ڈالا اور اس کا پانی نوش کیا اور کنویں میں ڈال دیا۔ حضور کے عہدِ مبارک میں جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ فرماتے، بضاعہ کے پانی سے اُسے غسل دو، اور وہ غسل کرتا اور ایسا ہو جاتا گویا اسے رسّی سے جکڑ رکھا تھا جسے کھول دیا گیا یعنی وہ شفایاب ہو جاتا۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۸۔۱۶۹)

معجزۂ لُعابِ دہن ۴۰

حاکم نے حنظلہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ نبوت میں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لُعابِ دہنِ اقدس لگایا اور چند آیاتِ قرآنی پڑھ کر دم کیا تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لُعابِ دہنِ اقدس کو رغبت و شوق کے ساتھ پینے لگے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سیراب کرنے والے ہونگے تو وہ جس زمین کو کھودتے ان کے لئے اسی جگہ پانی نکل آتا۔ (ایضاً ۱۹۶)

ماخذ

دلائل النبوۃ

شواہد النبوۃ

خصائص کبریٰ

پکارو یارسول اللہ

حدائق بخشش

ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

مولانا سراج القادری صاحب بہرائچی کی تصانیف

اسلامی ہیرے یعنی سنی کوئز	150/-
گستاخ قلم	20/-
انوارِ قرآنی	20/-
مجرم عدالت میں	50/-
پیام رحمت	15/-
تحفۂ رمضان	10/-
برق رضویت برفتنۂ وہابیت	18/-
برق وحدت برفتنۂ نجدیت	40/-
تحفۂ نکاح	30/-
اصلی سیدہ بی بی کی کہانی	10/-
مقام اعلیٰ حضرت	70/-
اصلی دس بیبیوں کی کہانیاں	10/-
دشت کربلا	30/-
قبر سے جنت تک	20/-
لعابِ دہن مصطفیٰ	20/-
ماں کا آنچل	20/-
اصحاب کہف	10/-
تاریخی کہانیاں	160/-
فاتحہ امام جعفر صادق	10/-
منافقین	30/-
اندھے نجدی دیکھ لے	30/-

تقسیم کار
ناز بک ڈپو دکان نمبر 1، محمد علی بلڈنگ، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳

RS. 20/-

GHAZI KITAB GHAR
Gangwal Bazar, Distt. Bahraech (U.P.)